قحط الرجال

فقط شعور کسے رازِ زیست دیتا ہے!
فقط شعور سے کب کائنات کُھلتی ہے!

شعور سیڑھی ہے جو بے مقام سوچوں کو
بھٹکتے لمحوں کو اور بے منام جذبوں کو
مقامِ عقل کی چھت تک رسائی دیتی ہے
جہاں سے رمز کے تارے دکھائی دیتے ہیں
جہانِ وجد کی دنیا دکھائی دیتی ہے
شعور زینہ ہے قلبِ بشر کی زینت تک
یہ بس قرینہ ہے اگلے سفر کی ہمت تک

https://emad-ahmad.com/

مگر عماد کسے کہہ رہے ہو تم یہ سب؟
عیاں ہے کس پہ یہاں عقل و رمزِ دل کا مزاج؟
پتا ہے کس کو بھلا سوزِ قلب و جاں کا خراج؟
کسے ہے علم کہ اِس رہ کی معرفت کیا ہے؟
کسے ہے فکر کہ اِس رہ کی منفعت کیا ہے؟

کسے بتاؤ گے چھت آسمان تھوڑی ہے؟
فقط شعور کوئی امتحان تھوڑی ہے؟
یہ چند فٹ کی بلندی مکان تھوڑی ہے؟
یہ چار دن کی خوشی کُل زمان تھوڑی ہے؟

سنو عماد کسے کہہ رہے ہو تم یہ سب؟
یہاں زمین سے چھت تک کئی فسانے ہیں
نفوسِ آدمِ خاکی کے شاخسانے ہیں
مکاں، زماں تمہیں لگتا ہے سب سمجھتے ہیں؟
تمہاری رمز کی باتوں کو جانچ سکتے ہیں؟

https://emad-ahmad.com/

انہیں پتا ہے یہ سیڑھی، یہ چھت، یہ رمز، یہ دل؟
بشر کے قلب کی زینت، یہ منفعت، یہ ڈگر؟
یہ سوزِ قلب وجگر، رہ کی معرفت، یہ سفر؟

سنو عماد کسے کہہ رہے ہو تم یہ سب؟
زمیں پہ بیٹھے ہوئے لوگ یہ سمجھتے ہیں
چھتیں مکانوں کی ہی آسمان ہیں گویا
جنہیں شعور کی سیڑھی نہیں میسر ہو
یہ فاصلے ہی بڑے امتحان ہیں گویا
انہیں مکان کا مطلب مکان لگتا ہے
زمان ان کو زمانے کا حال دِکھتا ہے
انہیں گھروں کے بڑے پھاٹکوں کا رعب بہت
انہیں چھتوں پہ لگی بتیوں کا رعب بہت
انہیں متاعِ زمیں آسمان ہیں گویا
بڑے مکان ہی پورا زمان ہیں گویا

https://emadahmed.com/

تم اپنے زعم میں سب کو یہی سناتے پھرو
تمام شہر کو چاہے یہی بتاتے پھرو
شعور سیڑھی ہے جو بے مقام سوچوں کو
بھٹکتے لمحوں کو اور بے منام جذبوں کو
مقامِ عقل کی چھت تک رسائی دیتی ہے
جہاں سے رمز کے تارے دکھائی دیتے ہیں
جہانِ وجد کی دنیا دکھائی دیتی ہے

بہت سے لوگوں کی سوچیں ہیں بس مکانوں تک
کسی کسی کی نگاہیں ہیں آسمانوں تک
کسی کسی کی نظر ہے نئے مکانوں تک
کسی کسی کو خبر ہے نہاں زمانوں تک

https://emad-ahmad.com/